www.pildat.org

پلڈاٹ

ڈسکشن پیپر

پاکستان اور افغانستان کے مابین تجارت

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

www.pildat.org

پلڈاٹ

ڈسکشن پیپر

پاکستان اور افغانستان کے مابین تجارت

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت:۔ دسمبر 2011

آئی ایس بی این: 978-969-558-235-3

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ناشر

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

رجسٹرڈ آفس: 172-M، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: (+92-51) 111-123-345 فیکس: (+92-51) 226-3078

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

مخففات وتشبہات

پیش لفظ 05

پاکستان افغانستان ٹرانزٹ ٹریڈ 07

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی تعلقات 07

چیلنجز، رکاوٹیں، مزاحمت اور مواقع 08

ٹرانزٹ ٹریڈ کے مسائل 11

باہمی تجارت اور ٹرانزٹ ٹریڈ بڑھانے کے لیے اہم اقدامات 12

جدول اور خاکے

جدول 1: پاکستان اور افغانستان میں باہمی تجارت (ملین امریکی ڈالرز میں) 07

خاکہ 1: پاکستان اور افغانستان میں باہمی تجارت (ملین امریکی ڈالرز میں) 07

مخففات وتشبہات

اے پی ٹی ٹی اے	افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدہ
اے پی ٹی ٹی سی اے	افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ رابطہ اتھارٹی
ایف بی آر	فیڈرل بورڈ آف ریونیو
جی اے اے ٹی	تجارت اور محصولات کا عام معاہدہ
اے ایس اے ایف	انٹرنیشنل سیکورٹی اسسٹنس فورس (ایساف)
کے پی	خیبر پختونخواہ
ایم او یو	مفاہمت کی یاداشت
این ڈبلیو ایف پی	شمالی مغربی سرحدی صوبہ
یو ایس ایس آر	یونین آف سوویت سوشلسٹ ری پبلک

پیش لفظ

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارت کی طویل تاریخ ہے۔ پاکستان افغانستان کو غیر ملکی تجارت کے لیے سمندر تک رسائی فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح افغانستان پاکستان کو وسطی ایشیاء تک براہ راست زمینی راستہ فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ افغانستان کو پاکستان کے راستے سامان کی ترسیل افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے کے تحت ہوتی ہے جس میں بندرگاہ، راستہ، ٹرانسپورٹ کا ذریعہ اور کسٹم کا طریقہ کار طے ہوتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ افغانستان کے لیے پاکستان کے راستے سامان کی آمد ورفت کی صورتحال کافی تبدیل ہوگئی ہے۔ پاکستان اور افغانستان نے نہ صرف افغانستان کو پاکستان کے راستے سمندر تک رسائی جاری رکھنے بلکہ پاکستان کو وسطی ایشیائی ریاستوں تک براہ راست رسائی کی فراہمی پر بھی اتفاق کیا ہے۔

یہ ڈسکشن پیپر پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارت سے متعلقہ امور پر خصوصی طور پر تیار کیا گیا ہے اور پاک افغان پارلیمانی مذاکرات کے بیک گراونڈ پیپر کے طور پر بھی استعمال کیا جائے گا۔

اظہار تشکر

پلڈاٹ اس پیپر کی تیاری میں تعاون پر برٹش ہائی کمیشن اسلام آباد کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اعلان لاتعلقی

اس رپورٹ میں پیش کیے جانے والی آراء، نتائج اور تجاویز سے پلڈاٹ یا برٹش ہائی کمیشن کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

اسلام آباد
دسمبر 2011

پاکستان افغانستان ٹرانزٹ ٹریڈ

پاکستان اور افغانستان ہمسائیہ مما لک ہیں اور ان میں بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ دونوں مسلم اکثریتی ملک اور اسلامی جمہوریہ ہیں۔ ان کے زیادہ تر برادرانہ تعلقات رہے ہیں۔ ان کی ثقافتی اقدار اور معاشرت یکساں ہے۔ پاکستان کا کافی حصہ جغرافیائی اعتبار سے افغانستان سے ملتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ افغانستان کے ساتھ تعلقات کو اہمیت دی ہے۔

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی تعلقات

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی تعلقات کی طویل تاریخ ہے۔ حالیہ دنوں میں افغانستان اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے پاکستان مصنوعات کے لیے عمدہ مارکیٹ بن چکا ہے جن میں خوراک کی اشیاء سے لے کر ہلکی مشینری اور انجینئرنگ کا سامان تک شامل ہیں۔ ماضی قریب میں باہمی تجارت میں حوصلہ افزاء اضافے کا رجحان دیکھنے میں آیا ہے۔ گزشتہ ایک دہائی میں 2001-2000 سے آج تک تجارت میں اضافے کا رجحان برقرار ہے سوائے ایک سال یعنی 2006-2007 کے۔ جدول 1 میں ہر سال کے تجارتی اعداد وشمار دیئے گئے ہیں۔

جدول 1: پاکستان افغانستان باہمی تجارت (ملین امریکی ڈالر میں)

سال	برآمدات	درآمدات	کل	تناسب
2000-01	140	29.5	170	110.9
2001-02	169.2	22.9	192.1	146.4
2002-03	315.7	34.8	350.5	280.8
2003-04	492.9	47.4	540.3	445.4
2004-05	747.722	38.9	786.7	708.7
2005-06	1063.4	47.5	1110.9	1015.9
2006-07	753.9	76.2	830.2	677.6
2007-08	1143.6	91.3	1235?	1052.3
2008-09	1398	93	1491	1305
2009-10	1572	139	1711	1433
2010-11	2336.7	172	2508.7	2164.7

خاکہ 1: پاکستان افغانستان باہمی تجارت (ملین امریکی ڈالر میں)

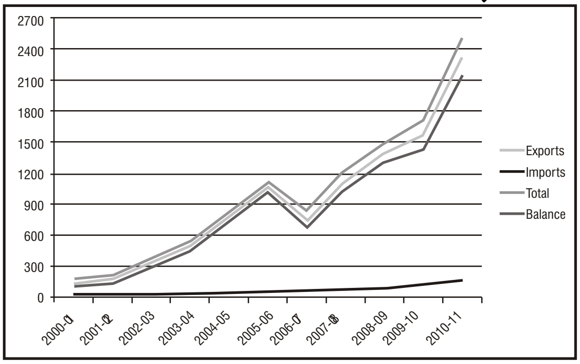

یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک سال سے دوسرے سال تجارت میں اضافہ 7.1% سے 82% تک رہا۔ صرف 2007-2006 میں کمی دیکھی گئی جس کی وجہ ٹرانزٹ ٹریڈ کی سہولت کی آڑ میں بڑے پیمانے پر اسمگلنگ اور غیر قانونی تجارت کی اطلاعات کے بعد کیے جانے والے سخت اقدامات ہو سکتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ کچھ عناصر افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے کا ضرورت سے زیادہ فائدہ اٹھا رہے تھے۔

جدول 1 یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ تجارت کا تناسب ہمیشہ پاکستان کے حق میں رہا ہے۔ کئی سالوں میں باہمی تجارت بڑھتے ہوئے 2010-2011 میں 2509 ملین ڈالر تک پہنچ چکی ہے جس میں تجارت کا مثبت تناسب 2164.7 ملین ڈالر پاکستان کے حق میں ہے۔

افغانستان کے لیے پاکستان کی اہم برآمدات یہ ہیں1۔

- i۔ چاول (تمام اقسام کے)
- ii۔ پیٹرولیم مصنوعات
- iii۔ سیمنٹ
- iv۔ ادویات
- v۔ پھل
- vi۔ سبزیاں
- vii۔ پلاسٹک کی اشیاء
- viii۔ کیمیکل کی مصنوعات
- ix۔ بجلی کی مصنوعات اور دیگر مشینری
- x۔ گھریلو استعمال کی اشیاء
- xi۔ پھلوں اور سبزیوں کے جوس
- xii۔ نقل وحمل کے آلات
- xiii۔ جانوروں کے لیے خوراک
- xiv۔ بجلی کے پنکھے
- xv۔ ربڑ سے بننے والی مصنوعات
- xvi۔ خیمے اور کینوس کا سامان
- xvii جوتے
- xviii۔ چمڑے کی مصنوعات
- xix۔ گندم
- xx۔ کاغذ
- xxi۔ ٹیکسٹائل کا سامان
- xxii۔ مچھلی
- xxiii۔ تیل کے بیج
- xxiv۔ سوت اور دیگر کئی اشیاء

www.afghanistans.com/information/economy/foreigntrade.htm.1

افغانستان کی دیگر درآمدات میں کھانے کی اشیاء، گاڑیاں، پیٹرولیم مصنوعات اور ٹیکسٹائل شامل ہیں۔افغانستان کی زیادہ تر بین الاقوامی تجارت حکومت یا حکومت کے زیر نگرانی ادارے کنٹرول کرتے ہیں جن کی تجارت کے مخصوص شعبوں پر اجارہ داری ہے۔افغانستان کی بڑی برآمدات میں خشک پھل اور قالین شامل ہیں۔دیگر برآمدات میں تازہ پھل، قدرتی گیس، اون اور کاٹن شامل ہیں۔

افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدہ

اقوام متحدہ کے کنونشن کی شقوں اور جنرل ایگریمنٹ آن ٹریڈ اینڈ ٹیرف (General Agreement on Trade and Tariffs) کے آرٹیکل 5 کے تحت پاکستان اپنے قیام 1947 سے ہی افغانستان کو ٹرانزٹ ٹریڈ کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ پاکستان کی طرف سے کئی سال تک سہولتوں کی فراہمی اور افغانستان کی جانب سے ان کا فائدہ اٹھانے کے بعد دونوں ممالک نے 1965 میں ایک باقاعدہ معاہدہ کیا جس کو افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدہ (APTTA) کہا جاتا ہے۔اس معاہدے کے مطابق پاکستان میں افغانستان کے تجارتی کارگو کو کراچی پورٹ اور پورٹ قاسم (یہ بھی کراچی میں واقع ہے) میں داخلے کی اجازت دی گئی اور اس کے افغانستان میں داخلے کے لیے شمال مغربی سرحدی صوبہ، جو کہ اب خیبر پختونخواہ کہلاتا ہے، میں طورخم اور بلوچستان میں چمن قرار پائے۔

1965 میں معاہدے کو حتمی شکل دینے کے بعد مختلف شعبوں میں کئی طرح کی پیش رفت ہوئیں ٹرانسپورٹ زیادہ بہتر ہوگئی اور کھلے ہیوی ڈیوٹی ٹرک متعارف کرائے گئے۔مواصلات کے شعبے میں انقلاب آیا اور اس عرصے میں نقل و حمل زیادہ جدید ہوگئی۔1965 سے اب تک کئی بار کسٹم کے طریقہ کار تبدیل ہوئے۔سلامتی کی صورتحال یکسر تبدیل ہوگئی اور ساز و سامان میں بہت جدت آ گئی۔ بین الاقوامی تجارت کے طریقہ کار خاص طور خطے میں تجارتی ماحول میں بھی بہت تبدیلی آئی۔معاہدے پر نظر ثانی کی ایک اور بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس میں پاکستان کی وسط ایشیاء تک برآمدات کے لیے سہولت مہیا کرنے کی کوئی شق موجود نہیں۔

1965 کے معاہدے پر دوبارہ گفت و شنید سے سامان کی چوری کے خاتمے یا اس کو کم کرنے کے لیے موثر اقدامات تجویز کیے جاسکتے ہیں۔پاکستان افغانستان کے ذریعے وسط ایشیائی ریاستوں تک اپنے سامان کی محفوظ نقل و حمل بھی چاہتا ہے۔درحقیقت یہ سابقہ سویت یونین کے ٹکڑے ہونے کے بعد ضروری بھی ہو گیا تھا۔2006 کے آغاز میں پاکستان نے نئے ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے پر بات چیت شروع کی۔اس مقصد کے لیے پاکستان اور افغانستان کے حکومتوں کے عہدے داروں نے معاہدے پر یکسر نظر ثانی کی ضرورت پر اتفاق رائے کے لیے مذاکرات کا آغاز کیا۔

چیلنجز، رکاوٹیں، مزاحمت اور مواقع

مذاکرات کے چند ابتدائی ادوار اور بعض امور پر اتفاق رائے کے بعد پاکستان اور افغانستان کے وزرائے خارجہ نے 6 مئی 2009 کو مفاہمت کی یاداشت پر دستخط کیے اور اس سال کے آخر یعنی 31 دسمبر 2009 تک نئے معاہدے کو حتمی شکل دینے کا عزم ظاہر کیا۔

مفاہمت کی یاداشت پر دستخط کے بعد دونوں حکومتوں کی متعلقہ وزارتوں اور محکموں کے اعلیٰ افسران اور پاکستان اور افغانستان میں نجی تجارتی تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ ورکنگ گروپ تشکیل دیا گیا۔گروپ نے مئی 2009 سے جولائی 2010 تک سات اجلاس کیے اور ٹرانزٹ ٹریڈ سے متعلق مختلف امور کو حل کرنے کی کوشش کی۔اسی عرصے میں گروپ نے پچھلے تجربے کی بنیاد پر ٹرانزٹ ٹریڈ میں درپیش کئی رکاوٹوں کو بھی دور کرنے کے لیے اقدامات پر غور کیا۔

مشترکہ ورکنگ گروپ اور وزارتی اجلاس میں زیر بحث ٹرانزٹ ٹریڈ سے متعلقہ امور درج ذیل ہیں۔

1۔**کلیئرنس میں تاخیر:** ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے کے تحت کراچی کی بندرگاہوں اور واہگہ کی سرحد پر آنے والے سامان کی کسٹم کلیئرنس میں تاخیر اور مسائل کا سامنا ہے۔

2۔**ڈیٹا کا تبادلہ:** کسٹم محکموں کے درمیان معلومات کا تبادلہ بھی ایک مسئلہ ہے۔دونوں ملکوں کے محکمہ کسٹم کے درمیان معلومات اور متعلقہ ڈیٹا کے تبادلے کا نظام وضع کیا جانا ضروری ہے۔

3۔**نقل و حمل:** اس پر اتفاق کیا گیا کہ افغان ٹرک سامان لے جانے کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ معاہدے کے تحت ٹرکوں اور سامان لے جانے والی دیگر گاڑیوں پر ٹریکنگ سسٹم نصب کیا جائے گا۔اس انتظام سے پاکستانی ٹرانسپوٹروں کے اندر خدشات پیدا ہوسکتے ہیں کیونکہ انہیں نئے معاہدے کے تحت سامان لے جانے سے محروم ہونا پڑسکتا ہے۔ان خدشات کی کوئی بنیاد نہیں کیونکہ اگر APTTA کے آرٹیکل 9 کو معاہدے کے ساتھ منسلک پروٹوکول 2 کے

آرٹیکل 1 سے ملا کر پڑھا جائے تو کنٹریکٹ کرنے والی پارٹی ان کو کرایے پر حاصل کر سکتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان کو نئے انتظامات کے تحت سامان کے نقل و حمل کے لیے مسابقتی نرخ فراہم کرنے ہوں گے۔ ایک اور خدشہ پشاور سے طورخم تک سڑک صورتحال پر ہے جس میں بہتری کی ضرورت ہے اور صوبائی حکومت خیبر پختونخواہ کو اس کی حالت میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ ایک اور نکتہ پاکستان کے اندر افغان ٹرکوں کا مقامی سامان کی نقل و حمل میں استعمال کا خدشہ ہے۔ اس نکتے کو بھی حالیہ معاہدے کو حتمی شکل دیتے ہوئے دھیان میں رکھا گیا ہے اور پاکستانی ٹرکوں کی افغانستان کے اندر اور افغان ٹرکوں کی پاکستان کے اندر مقامی سامان کی نقل و حمل میں استعمال پر پابندی عائد کی ہے۔

4۔ **ٹرانزٹ ٹریڈ پالیسی**: دونوں ممالک کے درمیان ٹرانزٹ ٹریڈ پالیسی وضع کی جائے گی تاکہ سامنے آنے والے مسائل کو صحیح وقت پر مستقل بنیادوں پر حل کیا جا سکے۔

5۔ **سیکورٹی**: سامان کے داخلی مقامات پر بائیومیٹرک آلات نصب کیے جائیں گے اس کے ساتھ سامان کی اسکینگ بھی کی جائے گی۔

6۔ **ویزا کی سہولت**: ہر ٹرک کے ساتھ دو لوگوں یعنی ایک ڈرائیور اور ایک کلینر کو ویزا جاری کیا جائے گا۔

7۔ **رہ جانے والا سامان**: کراچی بندرگاہ پر لاوارث سامان کو ایک مخصوص مدت میں کلیئر کیا جائے گا جس کے بعد اس کو بندرگاہ کے حکام اپنے طریقہ کار کے مطابق تلف کر دیں گے۔

8۔ **غیر قانونی تجارت**: غیر قانونی تجارت کو باقاعدگی سے چیک کیا جائے گا اور اس کو کسی بھی طرح اجازت نہیں دی جائے گی نہ ہی کوئی چھوٹ حاصل ہوگی۔

9۔ **ممنوعہ کیمیکل**: ممنوعہ کیمیکل کی روک تھام کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں گے۔

10۔ **بھارتی برآمدات**: واہگہ بارڈر سے افغانستان کے لیے آنے والی بھارتی برآمدات کی کسی صورت پاکستان میں اجازت نہیں ہوگی۔

11۔ **افغان برآمدات**: واہگہ بارڈر سے بھارت جانے والی افغان برآمدات کی کسی صورت پاکستان میں اجازت نہیں ہوگی۔

12۔ **اسمگلنگ**: ٹرانزٹ ٹریڈ کی آڑ میں ہونے والی اسمگلنگ کی روک تھام کے لیے پاکستان موثر اقدامات کرے گا۔

13۔ **فضائی ٹرانزٹ**: معاہدے کے تحت پاکستان افغانستان کے لیے فضائی ٹرانزٹ کی سہولت فراہم کرے گا۔

14۔ **پاکستان ریلوے**: سامان کی ٹرانزٹ کے لیے پاکستان ریلوے کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور پاکستان معاہدے کے تحت اس کے لیے مناسب انتظامات کرے گا۔ پاکستانی حکام معاہدے کے تحت مطلوبہ تعداد میں انجن اور بوگیوں کی بروقت فراہمی کا انتظام کریں گے۔

15 **کنٹینروں کا استعمال**: کارگو کے لیے کنٹینروں کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔ تاہم نئے معاہدے کے تحت عارضی طور پر سیل ٹرک بھی قابل قبول ہوں گے تاکہ افغان ٹرانزٹ ٹریڈ میں رکاوٹ نہ پڑے۔

حکام اور وزارتی سطح پر مذاکرات کے نتیجے میں مندرجہ ذیل فیصلے کیے گئے۔

1۔ **ویزا**: ہر ٹرک کے ساتھ صرف دو افراد یعنی ڈرائیور اور کلینر کو دونوں ممالک میں داخلے اور اخراج کی اجازت دی جائے گی اس کے ساتھ سرحدوں پر داخلے اور اخراج کے مقامات پر بائیومیٹرک نظام بھی نصب کیا جائے گا۔

2۔ **افغان ٹرک**: افغان کارگو کو کراچی بندرگاہ اور واہگہ کی سرحد سے لیکر جانے کے لیے پاکستان میں مخصوص راستوں پر افغان ٹرکوں کو آنے کی اجازت ہوگی۔

3۔ **کنٹینر کارگو**: نئے نظر ثانی شدہ معاہدے کے تحت تمام افغان ٹرانزٹ سامان عالمی معیار کے کنٹینروں میں لے کر جایا جائے گا تاہم عارضی مدت کے لیے، تین سال کی عارضی مدت، کارگو بین الاقوامی طور پر قابل قبول سیل ٹرکوں میں بھی لے جانے کی اجازت ہوگی۔

4۔ **ٹوٹنے والی اشیاء**: ٹوٹنے والی اشیاء کو کھلے ٹرکوں یا اس سے ملتی جلتی ٹرانسپورٹ میں لے جانے کی اجازت ہوگی۔

5۔ **بھارتی برآمدات**: فی الحال افغانستان کے لیے واہگہ سرحد سے بھارتی برآمدات کی اجازت نہیں ہوگی تاہم پاکستان نے کچھ عرصے

بعد اس پر غور کرنے کی اور باہمی مشاورت سے مناسب اقدامات کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

6۔ **بھارت کے افغان برآمدات**: پاکستان واہگہ کے راستے بھارت کے لیے افغان برآمدات کی سہولت مہیا کرے گا تاہم افغان ٹرکوں کو واہگہ جانے کے لیے مخصوص روٹ استعمال کرنا ہوگا۔ افغان سامان واہگہ سرحد پر منتقل کیا جائے گا۔

7۔ **غیر قانونی تجارت**: غیر قانونی تجارت کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے گئے:

i۔ سامان صرف سیل کنٹینرز میں لے جانے کی اجازت ہوگی تاہم عارضی مدت کے لیے بین الاقوامی طور پر قابل قبول سیل ٹرکوں میں بھی استعمال کیے جاسکیں گے۔
ii۔ غیر قانونی تجارت کی موثر روک تھام کے لیے داخلی مقامات پر بائیو میٹرک نظام نصب کیا جائے گا۔
iii۔ داخلی اور خارجی مقامات پر سامان کے وزن اور اسکین کے لیے مطلوبہ آلات نصب کیے جائیں گے۔
iv۔ کسی شک وشبہ کی صورت میں کسٹم حکام راستے میں بھی تلاشی لے سکتے ہیں۔
v۔ ٹرانزٹ سامان کو صرف مخصوص راستوں سے ہی لے جانے کی اجازت ہوگی۔
vi۔ زیادہ سائز اور بھاری سامان کو کھلے ٹرکوں میں بھی لے جانے کی اجازت ہوگی۔
vii۔ ٹوٹنے والا سامان بھی کھلے ٹرکوں میں برآمد کیا جاسکے گا۔

8۔ **مالی ضمانت**: غیر قانونی تجارت کی روک تھام کے لیے پاکستان میں برآمدات پر نافذ لیوی کے برابر مالی ضمانت لی جائے گی۔ سامان کے ملک سے نکلنے کے بعد یہ رقم واپس کردی جائے گی۔ اگر مخصوص مدت کے اندر سامان ملک سے نہ نکلا تو کسٹم حکام ضمانت کی رقم ضبط کرلیں گے۔

9۔ **ثالثی عدالت**: دونوں ملک مل کر ایک ثالثی عدالت تشکیل دیں گے۔ پاکستان اور افغانستان ایک ایک ثالث ٹریبونل کے ممبر کے لیے نامزد کریں گے۔ تیسرے نام کی نامزدگی کے لیے دونوں ملک کسی ایک نام پر اتفاق کریں گے۔ تیسرے ثالث کے نام پر متفق نہ ہونے کی صورت میں دونوں اطراف سے دو غیر ملکی اور غیر رہائشی افراد کو نامزد کیا جائے گا۔ تیسرا ثالث ان چاروں ناموں میں سے قرعہ اندازی کے ذریعے منتخب کیا جائے گا۔

مذاکراتی عمل کے ذریعے افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے کے مختلف امور پر اتفاق رائے پیدا ہونے کے بعد جولائی 2010 کو دونوں ملکوں نے اسلام آباد میں مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے اس موقع پر امریکی وزیر خارجہ بھی موجود تھیں۔ مزید امور پر اتفاق رائے پیدا کرنے کے بعد حتمی معاہدے پر دونوں ممالک نے کابل میں 28 اکتوبر 2010 کو دستخط کیے۔ اس تقریب میں پاکستان اور افغانستان کے لیے امریکہ کے نمائندہ خصوصی رچرڈ ہالبروک بھی موجود تھے۔

معاہدے کو حتمی شکل دینے میں امریکا نے گہری دلچسپی ظاہر کی جس کی ایک وجہ شائد یہ ہے کہ معاہدے کی ایک شق کے تحت افغانستان ٹرانزٹ ٹریڈ کی سہولیات کا فائدہ اٹھا کر بھارت کو بھیج سکتا ہے۔ اس تناظر میں تاہم یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان کو اپنی برآمدات وسط ایشیائی ریاستوں کو بھیجنے کے ٹرانزٹ کی سہولت بھی ملی اور اس نے اپنی سرزمین افغانستان کو بھارتی سامان کی برآمد کے لیے استعمال کرنے میں اجازت نہیں دی۔ امریکا کی دلچسپی کی ایک اور وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس معاہدے کی شقوں کا غیر متوقع طور پر فائدہ اٹھا کر افغانستان میں موجود اپنی فوجوں کو سامان بھجواسکتا ہے۔ معاہدے کی شقوں پر عملدرآمد کے لیے افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ رابطہ اتھارٹی قائم کی گئی۔ نئے معاہدے کو 12 جنوری 2011 سے نافذ عمل ہونا تھا لیکن باہمی رضامندی سے اور کچھ ضابطے کی کارروائیاں پوری کرنے کے بعد قریباً پانچ ماہ کی تاخیر سے یہ 12 جون 2011 کو نافذ ہوا۔

ستمبر 2011 کو افغان وزیر تجارت نے پاکستان کا دورہ کیا اور اپنے پاکستانی ہم منصب سے تبادلہ خیال کیا۔ وزیر کے دورے کے بعد دونوں ممالک کے حکام نے مذاکرات کے کئی دور کیے اور ٹرانزٹ ٹریڈ سے متعلقہ مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اس موقع پر حل ہونے والے مسائل مختصراً درج ذیل ہیں۔

1۔ پاکستان اور افغانستان چھوٹے درآمد اور برآمد کنندگان کی سہولت کے لیے بنک ضمانت کی رقم کم کرنے پر متفق ہوگئے۔ اس معاملے پر تبادلہ خیال انشورنس کمپنیوں کی مشاورت سے ہوا جس میں انہوں نے رسک پریمئر اور افغان ٹرانزٹ کارگو کے دیگر اخراجات کا جائزہ لینے پر رضامندی ظاہر کی۔

2۔ پاکستان نے افغان سامان کو پاکستان ریلوے کے ذریعے لے جانے کی اجازت دینے پر رضامندی ظاہر کی تا کہ بہت عرصے سے حل طلب معاملے کو جلد طے کیا جاسکے تاہم اس پر اصولی اتفاق کرلیا گیا۔

3۔ واہگہ کے راستے بھارت کو افغان برآمدات پر پاکستان مالی ضمانت نہیں لے گا۔ اس عمل سے افغان برآمدات کو بہت فائدہ ہوگا۔

4۔ وسط ایشیائی ریاستوں کو افغانستان کے راستے پاکستانی برآمدات کے لیے کوئی مالی ضمانت نہیں لی جائے گی۔ یہ درحقیقت افغانستان کی بھارت کو واہگہ کے راستے برآمدات پر پاکستان کی جانب سے کوئی ٹیکس وصول نہ کرنے کا جوابی اقدام ہے۔

ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے پر موثر عملدرآمد اور انتظام کے لیے افغانستان کے کسٹم کے وفد نے ستمبر 2011 کو پاکستان کا دورہ کیا۔ افغان حکام اپنے پاکستانی ہم منصبوں سے ملے اور کئی ضابطے کے مسائل کو حل کیا۔

ٹرانزٹ ٹریڈ کے مسائل

جب سے دونوں ممالک کے درمیان ٹرانزٹ ٹریڈ کی سہولت قائم ہوئی تب سے اس عمل میں شامل بعض عناصر اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں جس سے کئی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ٹرانزٹ ٹریڈ کے انتظامات میں سامنے آنے والے بعض مسائل درج ذیل ہیں۔

1۔ بعض اوقات افغانستان کے درآمدکنندگان اپنی مقامی ضرورت اور حقیقی کھپت سے زائد سامان درآمد کرتے ہیں اور اس طرح فالتو سامان اسمگلنگ یا کسی دوسرے غیر قانونی تجارتی طریقے سے پاکستان میں واپس پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس کی مثال کالی چائے اور الیکٹرانکس کے سامان کی درآمد کی ہے۔ درحقیقت افغانستان میں سبز چائے کو کالی چائے پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اسی طرح الیکٹرانکس کا سامان خاص طور پر گھریلو استعمال کے آلات اس سہولت کے تحت حقیقی ضرورت سے کہیں زیادہ افغانستان درآمد کیے جاتے ہیں اور انہیں غیر قانونی طریقے سے پاکستان بھجوادیا جاتا ہے۔

2۔ اس کے نتیجے میں یہ سہولت ایک طرح کی غیر قانونی تجارت یا اسمگلنگ بن گئی ہے۔ بعض اوقات اس سہولت کے تحت جو سامان درآمد کیا جاتا ہے درحقیقت افغانستان پہنچتا ہی نہیں بلکہ براہ راست پاکستان کے بڑے قصبوں خاص طور پر خیبر پختونخواہ کے بازاروں میں پہنچ جاتا ہے۔

3۔ اس سہولت کے غلط استعمال سے پاکستانی صنعت کار میں آزردگی پھیل رہی ہے کیونکہ ان کا کاروبار بری طرح متاثر ہو رہا ہے اور انہیں کافی نقصان ہو رہا ہے۔

4۔ اسی طرح ملک میں سرمایہ کاری پر بھی منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں پاکستان کے مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کار یہاں سرمایہ کاری سے گریزاں ہیں کیونکہ وہ اسمگلنگ اور دوسرے غیر قانونی طریقوں بازاروں میں پھیلی مصنوعات کی کم قیمتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

5۔ اس سے پاکستان کی قانونی درآمد پر بھی منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں مثال کے طور ٹائر اور ٹیوب کی درآمد سب سے بری طرح متاثر ہوئی۔ ان سالوں میں ان کی درآمدات میں واضح کمی دیکھی گئی جب ٹرانزٹ ٹریڈ کے تحت اس کی اسمگلنگ عروج پر تھی۔

6۔ اس بدعنوانی کے نتیجے میں ٹیکسوں اور ڈیوٹی کی مد میں بھی بھاری نقصان ہوا۔

7۔ ماضی میں کراچی سے افغانستان کے لیے نکلنے والے ایسے کارگو کی نقل وحمل کا حساب لگانا مشکل تھا جو کبھی خیبر پختونخواہ میں طورخم یا بلوچستان میں چمن نہیں پہنچتا تھا بلکہ پاکستان کے مختلف شہروں کی طرف موڑ دیا جاتا۔

8۔ ٹرانزٹ ٹریڈ کے تحت دی گئی سہولت خزانہ کے حکام اور سیاسی حلقوں میں کرپشن کا ذریعہ رہی ہے۔

9۔ ایک موقع پر جب حکومت پاکستان نے پہلے 1996 پھر 2000 میں اس سہولت کے حوالے سے منفی فہرست تیار کی اس فہرست میں شامل اشیاء ٹرانزٹ ٹریڈ سہولت کے تحت نہیں منگوائی جاسکتی تو افغان تاجروں اور کاروباری افراد میں شدید آزردگی پائی گئی۔ اس فہرست میں وہ اشیاء شامل تھیں جن کی افغانستان میں زیادہ کھپت نہیں۔ اس لسٹ میں کالی چائے، ٹائر، ٹیوب، ائر کنڈیشنرز، ٹیلی ویژن سیٹس، وی سی آرز اور فریج وغیرہ شامل تھے۔

10۔ بعد میں افغان چیمبر آف کامرس کے اصرار پر حکومت افغانستان نے پاکستان سے منفی فہرست پر باقاعدہ احتجاج کیا۔ دوسری طرف اس فہرست سے پاکستانی صنعت کاروں نے سکون کا سانس لیا اور انہوں نے مقامی ضروریات پوری کرنے کے لیے نسبتا زیادہ مقدار میں پیداوار شروع کردی۔

11۔ 9/11 کے بعد جب امریکہ کی قیادت میں فوجوں نے خطے میں کارروائی شروع کی اور پاک افغان سرحد کے گرد فورسز تعینات کیں تو یہ کارروائیاں بھی اسمگلنگ میں خاطر خواہ کمی نہیں لاسکیں۔

ماضی قریب میں ٹرانزٹ ٹریڈ کے غلط استعمال اور ایساف کے لیے کی جانے والی تجارت میں بے ضابطگیوں پر فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی جانب سے انکوائری کی گئی جس کے مطابق جولائی 2011 میں 28900 افغان کنٹینرلاپتہ پائے گئے[2] جس سے حکومت پاکستان کو محاصل کی مد میں 55 ارب روپے کا نقصان ہوا۔

ان تحقیقات سے پاکستانی حکام کو اصلاح احوال کے لیے اقدامات اٹھانے پر مجبور کیا اور کراچی بندرگاہ پر داخلے کے وقت کسٹم حکام اور گاڑیوں کی نقل وحمل کے دوران کسٹم انٹیلی جنس کی چوکسی سخت کردی گئی۔ان اقدامات کے نتیجے میں جنوری 2007 سے دسمبر 2010 پولیسٹر کپڑے کی درآمد 2803 سے گھٹ کر 737 کنٹینرز رہ گئی یعنی 4 7 فیصد کمی، ٹائر اور ٹیوب کی 3 9 2 سے کم ہوکر 8 4 کنٹینرز یعنی 79 فیصد کمی، کالی چائے 2350 سے کم ہوکر 1390 کنٹینرز یعنی 4 1 فیصد کمی ، الیکٹرانکس کی مصنوعات 6 0 2 1 سے کم ہوکر 445 کنٹینرز یعنی 63 فیصد کمی، کمبل 262 سے کم ہوکر 93 کنٹینرز یعنی 65 فیصد کمی ہوئی۔اسی طرح دیگر مصنوعات میں بھی کمی ہوئی، برتنوں میں 4 7 فیصد، سامان آرائش میں 3 5 فیصد، فرج اور ائر کنڈیشنرز میں 6 3 فیصد، تیل اور گریس میں 4 1 فیصد، چینی میں 6 7 فیصد، کمپیوٹر مانیٹرز میں 45 فیصد اور بال بیرنگ میں 69 فیصد کمی ہوئی۔[3] اگر ان اقدامات سے پہلے اور بعد میں کنٹینرز کی تعداد کا جائزہ لیا جائے تو مجموعی طور پر افغانستان کی درآمدات میں 54 فیصد کمی واقع ہوئی۔

ان اقدامات کی وجہ سے کچھ غیر قانونی تجارت قانونی راستے سے ہونے لگی جس سے حکومت پاکستان کو 3.6 ارب روپے کی اضافی آمدن ہوئی۔[4]

باہمی تجارت اور ٹرانزٹ ٹریڈ بڑھانے کے اہم اقدامات

نومبر 2011 میں افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے پر عملدرآمد میں سہولت فراہم کرنے کے لیے فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے قوانین بنائے جو کو حکومت پاکستان نے نافذ کیے۔ان قوانین کا مقصد تجارت کو قاعدے میں لانا ہے۔یہ قوانین بنیادی طور پر یہ ہیں:

i۔ کارگو کو صرف کسٹم کے لائسنس یافتہ کنٹینرز میں ہی لے جایا جائے گا۔

ii۔ملک کے مختلف حصوں میں موجود کسٹم چیک پوسٹوں سے گاڑیوں کی راستے میں نگرانی کی جائے گی۔

iii۔گاڑیوں کی طورخم یا چمن سرحد تک نگرانی کی جائے گی۔

iv۔مختص گاڑیوں میں تبدیلی پر پابندی عائد۔

v۔نجی اداروں کے ذریعے کسٹم کی ادائیگی کا آڈٹ کرایا جائے گا۔

vi۔ایک ڈیسک کا قیام یعنی جس سے صرف ٹرانزٹ ٹریڈ کی ہی کسٹم وصولی کی جائے گی۔

ان قوانین سے محکمہ کسٹم اور کسٹم انٹیلی جنس کو افرادی قوت اور آلات کے اعتبار سے مضبوط کیا گیا تا کہ ٹرانزٹ ٹریڈ معاہدے پر صحیح اور موثر طور پر عمل کیا جاسکتے۔

چونکہ یہ قوانین افغانستان کی حکومت کے متعلقہ حکام کی مشاورت سے بنائے گئے تھے اس لیے توقع ہے کہ ان پر عملدرآمد اور ٹرانزٹ ٹریڈ کے انتظامات میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی۔

امید کی جاتی ہے کہ اس نئے معاہدے اور ٹرانزٹ ٹریڈ کے انتظام کے لیے بنائے جانے والے قوانین اسمگلنگ اور دیگر غیر قانونی کاموں کے خاتمے یا اس میں کمی کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔تاہم معاہدے کی شقوں پر موثر عملدرآمد اور قوانین سے افغانستان اور پاکستان میں کچھ لوگوں کو مسائل ہوسکتے ہیں۔پاکستان اور افغانستان کی موجودہ سلامتی کی صورتحال کے تناظر میں ڈرائیور اور کلینر کو ویزے کے اجراء میں کسی حد تک مشکل ہوسکتی ہے۔ٹریکنگ اور بائیومیٹرک نظام کی تنصیب سے دونوں ممالک میں طاقتور اسمگلروں میں خدشات جنم لے سکتے ہیں۔سامان لے جانے والے ہر کنٹینر پر مالی ضمانت کا نفاذ افغانستان کے تاجروں کے لیے مسائل کا باعث ہوسکتا ہے۔آنے والے پاکستان افغانستان پارلیمانی مذاکرات میں یہ امور زیر بحث آنے کا امکان ہے۔

2. Exchequer suffers Rs 55 billion loss: 28,900 ATT containers go missing: FBR, September 30, 201, Link: <http://www.brecorder.com/market-data/stocks-a-bonds/single/636/0/1236338/>
3. Business Recorder.com/market data/stocks-a-bond
4. www.Business Recorder.com/market-data/stocks

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 45-اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور
ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)
E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org